# ابن حجر عسقلانی

https://ur.wikipedia.org/s/4jt

مزید ہم نام شخصیات کے تعارف کے لیے ابن حجر (ضد ابہام) ملاحظہ فرمائیں۔

**ابن حجر عسقلانی** مشہور محدث تھے جنھوں نے بخاری کی شرح لکھی۔ آپ کا عہد چودہویں صدی عیسوی کے نصفِ اول کے آخرسے لے کر پندرہویں صدی عیسوی کے نصفِ اول تک کا ہے۔ آپ نامور مؤرخ اورشافعی مذہب فقیہ تھے۔ مصر میں پیدا ہوئے۔ علوم حدیث میں سند شمار ہوتے ہیں۔ طلب علم کے سلسلے میں متعدد بار مصر، شام، حجاز اور یمن کا سفر کیا اور اس شوق کے باعث حافظ عصر کے لقب سے مشہور ہوئے۔ آپ کو شیخ الاسلام کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ ان کا نام احمد تھا۔ اور کنیت ابوالفضل تھی اور ان کا لقب شہاب الدین تھا۔ سلسلۂ نسب:احمد بن علی بن محمد بن علی بن احمد۔ ابن حجر کے نام سے مشہور ہونے کی وجہ یہ ہے کہ آپ مشہور علمی خاندان آل حجر میں سے تھے۔ اس عظیم خاندان مین محدثین وفقہا کثیر تعداد میں پیدا ہوئے۔

**شیخ الاسلام**

**ابن حجر عسقلانی**

**رحمہ اللہ**

**(عربی میں: أحمد بن علي بن مُحمَّد بن مُحمَّد بن علي بن محمود بن أحمد بن أحمد الكناني العسقلاني المصري الشافعي)**




**معلومات شخصیت**

| | |
|---|---|
| **پیدائش** | 18 فروری 1372ء<br>قاہرہ، بحری مملوک، اب مصر |
| **وفات** | 2 فروری 1449ء<br>قاہرہ، برجی مملوک، اب مصر |
| **عملی زندگی** | |
| **استاذ** | عبد الرحیم عراقی ، ابن الہائم مصری ، ابن الملقن ، عز الدین بن جماعہ ، نور الدین الہیثمی |
| **تلمیذ خاص** | شمس الدین سخاوی ، جلال الدین سیوطی ، زکریا انصاری ، العز بن فہد مکی |
| **پیشہ** | عالم ، فقیہ ، مفسر قرآن ، قاضی ، محدث ، مورخ ، شاعر |
| **مادری زبان** | عربی |
| **پیشہ ورانہ زبان** | عربی [1] |

## ولادت اور نسب

علامہ ابن حجر عسقلانی کی ولادت قاہرہ میں بدھ 12 شعبان 773ھ بمطابق 18 فروری 1372ء کو ہوئی، اُس وقت مصر میں مملوک سلطان الاشرف زین الدین ابو المعالی ابن شعبان کی حکومت کا دسواں سال تھا۔ آپ کے والد نور الدین علی شافعی مذہب کے عالم اور شاعر تھے۔ آپ مصر کے قصبہ، عتیقہ، میں پیدا ہوئے۔ آپ کی عمرچار سال تھی کہ آپ کے والد شیخ نور الدین علی کی وفات ہو گئی۔ آپ کی کفالت شیخ زکی خرنوبی نے فرمائی۔ آپ کے والد کی اولاد بچپن میں ہی فوت ہو جاتی تھی، چنانچہ آپ کے والد شیخ صناقبری کی خدمت میں گئے۔ انھوں نے دعا دی کہ اللہ تعالی تیری پشت سے ایسا بچہ پیدا کرے گا جو پوری دنیا کو علم ومعرفت سے مالامال کرے گا۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ ابن حجر کی تصانیف کی اتنی شہرت ومقبولیت شیخ صناقبری کی دعا کا نتیجہ ہے۔

## علم حدیث میں مرتبہ و مقام

امیر المؤمنین فی الحدیث، حافظ الحدیث، شیخ الاسلام امام المحدثین حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بڑے بلند پایہ عالمِ ربانی تھے آپ کی صورت و سیرت ہی ایسی تھی اس میں احادیث کے مختلف رنگ ظاہر ہوتے۔ آپ کے زمانے کے سب علما کا اس بات پر اتفاق تھا علم میں، احادیث کی یاداشت میں، دیگر علوم و فنون کی مہارت میں آپ سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے۔ علامہ حافظ ابنِ حجر عسقلانی جس اخلاص

اور انہماک سے علوم دینیہ حاصل فرماتے رہے وہ قابلِ تقلید ہے اور اس سبب سے وہ علم و فضل کے بحرِ ذخّار ٹھہرے۔ اپنے معاصرین پر سبقت لے گئے بلکہ علمِ حدیث میں ان کا یہ مقام ٹھہرا کہ ان کے پائے کا محدّث چند صدیوں تک پیدا نہ ہو سکا۔ آپ کے قوتِ حافظہ کا یہ عالم تھا کہ اکثر کتب آپ کو حفظ ہوگئیں تھی، پڑھنے میں اتنی تیز رفتاری تھی کہ صرف چار چار مجلس میں سنن ابن ماجہ اور صحیح مسلم کو ختم کر دیتے تھے، معجم صغیر طبرانی کو صرف ظہر اور عصر کے درمیان ختم کر لیتے، کتابت بھی اسی سرعت سے فرماتے۔ علامہ حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ اپنے دور کے مرجع العلما تھے آپ کے بحرِ علمی کا چرچا ہر سو پھیل چکا تھا اسی وجہ سے طلبہ جوق در جوق آپ کی خدمت میں حاضری دیتے اور علم کی دولت سے مالامال ہوتے۔ آپ نے اپنے زمانے میں کئی علمی مراکز میں دروسِ حدیث دیے، خانقاہ بیبرسیہ میں آپ نے بیس سال درس دیا۔ اس کے علاوہ شیخونیہ، بدریہ، صاتحیہ، فخریہ، نجمیہ، جامع ابن طولان، حسینیہ، جمالیہ میں منصبِ تدریس پر فائز رہے۔

| | |
|---|---|
| **شعبۂ عمل** | علم حدیث ، فقہ |
| **کارہائے نمایاں** | فتح الباري ، بلوغ المرام ، لسان المیزان ، الاصابہ فی تمییز الصحابہ ، المطالب العالیہ بزوائد المسانید الثمانیہ ، الدرر الکامنہ ، نزہۃ النظر شرح نخبۃ الفکر ، تہذیب التہذیب ، نخبۃ الفکر فی مصطلح اہل الاثر ، انباء الغمر ابناء العمر ، تقریب التہذیب ، تلخیص الحبیر (کتاب) ، التتبع لصفۃ التمتع ، احوال المیت من حین الاحتضار الی الحشر ، اربعون حدیثا عن اربعین شیخا من عوالی المجیزین ، الزہر النضر فی حال الخضر (کتاب) ، العجاب فی بیان الاسباب |
| **متاثر** | شمس الدین سخاوی،[2] زکریا انصاری، جلال الدین سیوطی |

درستی (https://ur.wikipedia.org/w/index.php?title=%D8%A7%D8%A8%D9%86_%D8%AD%D8%AC%D8%B1_%D8%B9%D8%B3%D9%82%D9%84%D8%A7%D9%86%DB%8C&action=edit&section=0) - ترمیم (https://ur.wikipedia.org/w/index.php?title=%D8%A7%D8%A8%D9%86_%D8%AD%D8%AC%D8%B1_%D8%B9%D8%B3%D9%82%D9%84%D8%A7%D9%86%DB%8C&veaction=edit)

## تعلیم اور سفر

بچپن میں ہی آپ کے والدین انتقال کر گئے تھے۔ آپ اور آپ کی بہن ست الرکب والدین کے انتقال کے بعد زکی الدین الخاروبی کی سرپرستی میں چلے گئے۔ 778ھ میں 5 سال کی عمر میں آپ کو زکی الدین الخاروبی نے قرآنی علوم کے واسطے مدرسہ میں داخل کروایا۔ کم عمری میں ہی آپ کا حافظہ اِس قدر قوی تھا کہ ایک ہی روز میں تمام سورہ مریم حفظ کرلی تھی۔ اس دوران میں آپ نے ابن حاجب کی فقہ بھی پڑھی۔ 785ھ میں 12 سال کی عمر میں زکی الدین الخاروبی کے ساتھ عازمِ مکہ ہوئے اور رمضان 785ھ میں حرمِ کعبہ میں نمازِتراویح پڑھائی۔ 788ھ یعنی 1386ء میں سرپرست زکی الدین الخاروبی کی وفات کے بعد آپ دوبارہ مصر لوٹ آئے۔ حدیث کے واسطے مصری محدث شمس الدین ابن القطان کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا، جہاں آپ نے علامہ بلقینی (متوفی 806ھ)، ابن الملاقین (متوفی 804ھ) کی فقہ پڑھی اور حدیث میں علامہ حافظ العراقی عبد الرحیم بن حسین بن عبد الرحمن العراقی المصری (متوفی 805ھ) سے استفادہ کیا۔ بعد ازں آپ نے مکہ المکرمہ، مدینہ منورہ، یمن، دمشق اور یروشلم کا سفر اختیار کیا۔

## ازدواجی زندگی

799ھ یعنی 1397ء میں آپ نے 26 سال کی عمر میں انس خاتون سے نکاح کر لیا۔ انس خاتون بھی حدیث کی عالمہ تھیں اور انھیں علامہ حافظ العراقی عبد الرحیم بن حسین بن عبد الرحمن العراقی المصری سے حدیث روایت کرنے کی اجازت تھی۔ انس خاتون عوامی طور پر بھی حدیث کا درس دیا کرتی تھیں جن میں کئی علما شریک ہوا کرتے تھے، امام شمس الدین محمد بن عبد الرحمن السخاوي (متوفی 902ھ) بھی انس خاتون سے حدیث کا درس لینے والوں میں سے ایک تھے۔

## قاضی مصر

آپ کا زمانہ برجی مملوک سلاطین کا زمانہ تھا۔ علامہ ابن حجر العسقلانی کو کئی بار سلاطین مصر کی جانب سے قاضی مصر کے عہدہ پر فائز کیا گیا۔ پہلے پہل آپ (حافظ ابن حجر رحمہ اللہ) مصری علاقوں کے قاضی بنے، پھر چند سال کے بعد مستقل طور پر شامی علاقے بھی آپ کی قضا میں شامل کر دیے گئے، جو اکیس سال سے زائد عرصے تک آپ کے زیر قضا رہے، شروع میں آپ قاضی بننے سے پرہیز کرتے رہے حتی کہ بادشاہِ وقت نے آپ کو ایک خاص مقدمے میں قاضی مقرر کیا، پھر آپ بلقینی کے اصرار پر ان کے نائب بنے، بلقینی کی جانشینی کی وجہ سے انھیں کئی اور لوگوں کا نائب بننا پڑا، یہاں تک کہ آپ قاضی القضاۃ

(چیف جسٹس) مقرر ہوئے، آپ کی یہ تقرری بروز ہفتہ 12 محرم 827 ہجری میں ہوئی، پھر سات مرتبہ آپ کی قاضی القضاۃ کے عہدے پر تقرری ہوئی اور سات دفعہ ہی اس سے الگ ہوئے، پھر جمادیٰ الثانیہ 852 ہجری کو آخری مرتبہ اس عہدے سے دستبردار ہوئے اور اسی سال آپ اس دارِ فانی سے کوچ فرما گئے۔

## وفات

آپ نے 79 سال 3 ماہ 26 یوم کی عمر میں اتوار 8 ذوالحجہ 852ھ بمطابق 2 فروری 1449ء کو بعد نمازِ عشاء انتقال کیا۔ اُس وقت مصر پر سلاطین برجی مملوک کی حکومت تھی۔ نمازِ جنازہ قاہرہ میں ادا کی گئی جِس میں پچاس ہزار افراد شریک ہوئے۔ نمازِ جنازہ میںبرجی مملوک سلطانِ مصر الظاہر سیف الدین جقمق بھی موجود تھے۔ علامہ سخاوی کا بیان ہے کہ میں نے اتنا بڑا جنازہ کسی کا نہیں دیکھا، نماز جنازہ علامہ بلقینی نے پڑھائی۔

## تدفین

مصر کے مشہور قبرستان الصغری میں علامہ ویلی کی قبر کے سامنے اور امام شافعی و شیخ مسلم کی قبروں کے درمیان میں عمل میں آئی۔



## تصانیف

علم حدیث کے فنون میں شاید ہی کوئی ایسا فن ہو جس میں آپ نے ضخیم کتب تصنیف نہ کی ہوں۔ اور آپ کی یہ تصانیف آپ کی حیات ہی میں طباعت کے زیور سے آراستہ ہو گئی تھیں۔ بادشاہ اور اُمراء ایک دوسرے کو ان کتب کے تحائف دیا کرتے تھے۔ اگر ”فتح الباری“ شرح صحیح بخاری کے علاوہ آپ کی کوئی اور تالیف نہ بھی ہوتی تو یہی فتح الباری آپ کی شہرت اور آپ کے عظیم المرتبت ہونے پر واقفیت حاصل کرنے کے لیے کافی تھی۔ اس بات میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ آپ کی یہ کتاب، سنت نبوی کے لیے قاموس کا مقام رکھتی ہے۔ 813 ہجری میں اس کا مقدمہ مکمل کرنے کے بعد آپ نے سے 817 ہجری میں اس کی تالیف کا آغاز کر کے شروع رجب 842 ہجری میں اس کی تکمیل کی۔ اور اس کی تکمیل پر آپ نے ایک دعوت عام کا اہتمام کیا، جس میں تمام عام و خاص مسلمان شریک ہوئے۔ اس دعوت پر آپ نے پانچ سو دینار خرچ کیے اور ایک بادشاہ نے آپ سے یہ کتاب طلب کر کے تین سو دینار میں خرید لی۔ ان کی کتابوں کی تعداد 150 سے اوپر بتائی جاتی ہے۔ لیکن وہ اپنی کئی تصانیف سے مطمئن نہیں تھے اور ان پر نظرثانکی خواہش رکھتے تھے، مگر حالات نے انھیں ایسا کرنے کا موقع نہ دیا۔ ابن حجر کے معروف شاگرد، سخاوی نے ان کے اپنے الفاظ میں ان کی اس عدم اطمینان کا ذکر کیا ہے۔ ان کے مطابق، ابن حجر نے اپنی کئی تصانیفاپنی زندگی کے ابتدائی ایام میں تحریر کیں اور انھیں افسوس تھا کہ انھیں ان تصانیف کو نظرثانی یا بہتر بنانے کا موقع نہ ملا۔ تاہم، انھوں نے بعض اہم تصانیف کے بارے میں خاص استثنٰی ذکر کیا اور فرمایا:[3]

"صرف میری 'فتح الباری' (شرح صحیح بخاری)، اس کا مقدمہ، 'المشتبہ'، 'تہذیب تہذیب' اور 'لسان المیزان' وہ تصانیف ہیں جنھیں میں کسی حد تک مکمل اور پالش شدہ سمجھتا ہوں۔"[4]

مشہور کتابیں درج ذیل ہیں۔

- الاصابہ فی تمییز الصحابہ : اصحاب رسول کے متعلق ایک جامع انسائیکلوپیڈیا ہے جو اب اُردو میں بھی شائع ہو چکا ہے۔

- فتح الباری شرح صحیح البخاری : علامہ ابن حجر عسقلانی یہ عظیم تصنیف ایک شاہکار سمجھی جاتی ہے، یہ تصنیف رجب 842ھ مطابق دسمبر 1428ء میں مکمل ہوئی۔ فتح الباری کے مکمل ہونے پر قاہرہ کے نزدیک ایک مقام پر ایک تقریب منعقد ہوئی تھی جِس کے متعلق مورخ ابن عیاص (متوفی930ھ) کا کہنا ہے کہ مصر کی تاریخ میں یہ عظیم تر تقریب تھی۔ یہ کتاب عقائد، فقہ اور حدیث کا شاہکار ہے۔
- تہذیب التہذیب : یہ کتاب عربی میں دائرۃ المعارف حیدرآباد دَکن ہندوستان سے 1335ھ میں شائع ہوئی تھی۔ اکمال فی اسماء الرِجال کے نام سے مشہور ہے۔ جس میں احادیث بیان کرنے والے تقریباً تمام راویوں کے حالات مذکور ہیں جس سے کسی حدیث پیش کرنے والے کے حال کا پتہ چلتا ہے کہ آیا وہ ضعیف راوی ہے یا معروف الحال۔ یہ احادیث نبوی کا انسائیکلوپیڈیا ہے جِسے یوسف بن عبد الرحمن المزی (متوفی742ھ) نے علامہ ابن حجر عسقلانی سے روایت کیا ہے۔
- الدُر الکامنہ : یہ تصنیف آٹھویں صدی ہجری کی نامور شخصیات کی سوانحی لغت ہے۔
- التقریب التہذیب : یہ تصنیف تہذیب التہذیب کا خلاصہ ہے۔
- المطالب العالیہ بزوائد المسانید الثمانیہ
- بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام : بلوغ المرام اصل میں 1358 احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مجموعہ ہے، یہ احادیث صحاح ستہ اور مُسند احمد بن حنبل سے روایت کی گئی ہیں۔ 1996ء میں دار السلام پبلیکیشنز نے اِس کتاب کا انگریزی ترجمہ شائع کیا تھا۔ حسین بن محمد المغربی نے اِس کی شرح اَلبدر التمام کے نام سے لکھی اور محمد ابن اسمٰعیل الامیر السنائی نے سُبل السلام کے نام سے شرح لکھی۔
- مقدمہ فتح الباری

## حوالہ جات


1. عنوان : Identifiants et Référentiels — ایس یو ڈی او سی اتھارٹیز: https://www.idref.fr/060327235 — اخذ شدہ بتاریخ: 11 مئی 2020 — اجازت نامہ: آزاد اجازت نامہ
2. Mashhūr Ḥasan Maḥmūd Salmān؛ (1998) Aḥmad Ṣidqī Shuqayrāt. "Tarjamat al-musannif". Mu’allafāt al-Sakhāwī : al-‘Allāmah al-Ḥāfiẓ Muḥammad ibn ‘Abd al-Raḥmān al-Sakhāwī، 831-902 H. Dār Ibn Ḥazm. ص 18 {{حوالہ کتاب}}: نامعلوم پیرامیٹر |lastauthoramp= مجوزہ استعمال رد |name-list-style= (معاونت)
3. الجواہر و الدرر
4. الجواہر و الدرر۔ ص 659-660 جلد 2